انہدام جنت البقیع

مرتے ہیں جب تو جاتے ہیں لاشے مزار میں۔ آرام و چین پاتے ہیں لاشے مزار میں
پر آج غم اٹھاتے ہیں لاشے مزار میں۔ ہے ظلم تڑپے جاتے ہیں لاشے مزار میں

آے لعیں بقیعہ میں قوم جہول کے
روضے گرائے جاتے ہیں آل رسولؐ کے

وہ فاطمہؑ کہ جس پہ گرا غم کا آسماں جلتا جو در گرایا تھا بی بی پہ لاماں
در کو گرا کے ظلم سے توڑی تھیں پسلیاں جسکے شکم میں ہائے پسر کی گئی تھی جاں

سونے نہ پائی چین سے دکھیا مزار میں
روضہ گرا تڑپ گئی زہراؑ مزار میں

دنیا میں بیقرار رہی ہائے فاطمہؑ - تربت میں چین سے نہ رہی ہائے فاطمہؑ
تھا انہدام درد بھی ہائے فاطمہؑ - تربت میں بھی تڑپتی رہی ہائے فاطمہؑ

وہ ظلم تھا کہ لاش کی حالت تباہ ہے
ہر سمت گونجتی ہوئی بی بی کی آہ ہے

شبر وہ جسکو زہر ہلاہل پلا دیا جسکے جگر پہ زہر کا خنجر پھرا دیا
اور منہ سے خوں اگل کے زمانہ سے جو گیا لاشہ پہ جسکے تیر لعیں نے چلا دیا

تیروں سے زخمی ہو کے جو سوئے مزار میں
ہیں آج ظلم سہکے تڑپتے مزار میں

طوق و سلاسل اور تھا بیمار کربلا
جو طوق خاردار سے کٹتا رہا گلا
لگتے تھے درے اور کلیجہ بھی تھا جلا
خوں میں نہاتا ہائے جو کانٹوں پہ تھا چلا
دروں کے نیل لیکے جو سویا مزار میں
روضہ گرا تو درد سے تڑپا مزار میں

باقر کا بچپنے میں رسن میں بندھا گلا
کربل سے کوفہ کوفہ سے جو شام تک گیا
زندان غم میں قید جو اک سال تک رہا
ظالم نے سم دیا تو تڑپ کر وہ مر گیا
وہ چین سے بھی سو نے نہ پایا مزار میں
روضہ گرا کے اسکو رلایا مزار میں

جعفر وہ جس پہ ظلم تھا اشرار نے کیا
جسکو سکوں کی سانس بھی لینے نہیں دیا
اسکو شہید زہر ہلاہل سے کر دیا
کر کر کے صبر جس نے زمانہ سے کی قضا
روضہ بھی اس شہید کا ظالم گراتے ہیں
سہہ سہکے ظلم قبر میں تڑپے وہ جاتے ہیں

آل نبی کو یوں دیا غم ہائے ہائے
مرنے کے بعد بھی ہے ستم ہائے ہائے
کرتے نہیں ہیں کوئی رحم ہائے ہائے
سہتے ہیں لاشے درد والم ہائے ہائے
آل رسول پاک نے احسان کر دیا
مر کر بھی اپنے چین کو قربان کر دیا